بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"ایشال باہر لان میں جھولے پر بیٹھی کتاب گود میں رکھے سامنے پودے کو گھور رہی تھی-اسکے عین اوپر ایک بلب تھا جسکی روشنی میں تاریک منظر میں روشنی بھڑ رہی تھی-

وہ کتاب تو کھولے ہوئے تھی مگر اسکی توجہ ھاد کی طرف تھی-

اسکی سوچوں کے جال کا مرکز ھاد سیال تھا-

"وہ کیا کر رہا ہو گا,"ایشال نے لب بھینچتے ہوئے سوچا-

"کیا اب بھی وہ اسی حالت میں...."وہ آگے سوچ نہیں سکی تھا-وہ تکلیف میں تھی ھاد کو تکلیف میں دیکھ کر-ھاد سیال سے جڑے اس احساس کو وہ ہمدردی کا نام دے رہی تھی مگر آج کا دن اس پہ یہ واضح کر گیا تھا کہ وہ جو ھاد کے لیے محسوس کر رہی تھی وہ ہمدردی نہیں تھی وہ.... محبت تھی-ہاں محبت!وہ محبت جو اسے کاشان سے کبھی نہیں ہوئی تھی-ایشال نے اپنی آنکھیں میچ لی-

"یہ غلط ہے....میں کاشان کے ساتھ کمٹڈ ہوں اور ھاد...رمشہ کے ساتھ"یہ سوچ اسے تکلیف دے گئی تھی-جب جب وہ ھاد کو اور رمشہ کو ایک ساتھ دیکھتی تھی, اذیت تھی کو اسکے اندر تک سرایت کرتی تھی-

New Era Magazine

اس سے پہلے کے وہ مزید ھاد کے بارے میں سوچتی کاشان کی اسے اپنے عقب میں آواز سنائی دی-

"ٹوپ کرنے کا ارادہ ہے کیا"

ایشال نے پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا تھا اور نا ہی اسے حیرانی ہوئی تھی کہ وہ اس وقت وہاں کیا کر رہا تھا-

کاشان اسکے قریب آ کے کھڑا ہو گیا-

"پہلے تو ماشاللہ سے کبھی پڑھائی کا خیال نہیں آیا اور اب آپ اتنی مگن ہیں کہ اپنا یہ ادنی سا منگیتر بھی یاد نہیں"کاشان اسکا ناک کھینچتے ہوئے بولا-

"مت کرو کاشان" ایشال نے سنجیدگی سے کہتے اسکا ہاتھ پیچھے جھٹکا-

"اوہ ہیلو... کیا ہوا ہے میڈم؟.....بڑے موڈ میں ہیں آج کل آپ تو!..کسی سے عشق وشق تو نہیں ہو گیا"کاشان اسے چھیڑ رہا تھا-اس کے جملے پر ایشال کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اسنے چونک کر کاشان کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا-

"ن.... نہیں!ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے,کیا فضول باتیں کرنے لگے ہو تم" ایشال لرزتی زبان سے بولی-

"اچھا مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے, کون ہے وہ؟"کاشان کا ارادہ اسے مزید تنگ کرنے کا تھا مگر مخالف کا دل تو جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچا تھا-

"کیا بکواس ہے یہ!....تم میرا دماغ خراب مت کرو اتنا ہی شک ہے تو کسی اور سے منگنی کر لو...جان چھوڑو میری" ایشال غصے سے جھولے سے اٹھتے ہوئے ایک ہی سانس میں تیز آواز میں بولتی گئ-

کاشان کا منہ تو مارے حیرت کے وا ہو گیا-اسے تو ایشال کے اس طرح کے رد عمل کی توقع ہی نہیں کی تھی-ہوتی بھی کیسے! آج سے پہلے ایشال نے ایسا کوئی رد عمل بھی تو نہیں دیا تھا-

"I was just kidding eshaal"!

کاشان جواب میں کہے گئے اپنے اس جملے پر زور دیتا تحمل سے بولا-

"مزاق!!یہ کیسا مذاق ہے کاشان

-this is too much!

مطلب تم کوئی بھی فالتو بکواس مزاق میں کہہ دو اور.....یو نو!تم سے بات کرنا ہی فضول ہے-بھاڑ میں جائو" ایشال اپنا پیر پٹکتی کتاب ہاتھ میں لیے تیزی سے وہاں سے اندر چل دی-

اور کاشان سکتے سے اسے جاتا دیکھنے لگا-

تو کیا اسے اتنا بھی یاد نہیں کہ آج میری سالگرہ ہے-کاشان نے بجھے دل سے سوچا-

آج کاشان کا برتھ ڈے تھا,اور ایشال جو اسے سب سے پہلے وش کرتی تھی,اسنے آج اسے وش بھی نہیں کیا تھا,اسی لیے وہ دوبارہ اس کے گھر چلا آیا تھا مگر اب جو ہوا تھا اس نے کاشان کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے-

ایشال کا عجیب سا رویہ اسے چبھ رہا تھا-

ایشال اپنے کمرے میں جا کر کتاب زمین پر پٹکتی بیڈ پر اوندھے منہ گر کے رو دی-

"اے خدا! یہ کیا ہو رہا ہے" ایشال کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر اسکے بستر کو تر کر رہے تھے-

"مجھے حاد سے محبت ہے مگر کیوں! میں نے تو کبھی بھی ایسا نہیں سوچا تھا" اب اسے کون سمجھاتا کہ یہ فیصلے انسان کی مرضی سے ہوتے ہی کہاں ہیں,یہ تو اللہ ہے جو ایک انسان کے دل میں دوسرے انسان کے لیے محبت ڈال دیتا ہے-اسکے دل میں بھی ڈال دی گئی تھی حاد سیال کے لیے محبت!

☆☆☆☆☆

پیپرز دینے کے بعد ایشال ندا کے ساتھ بیٹھی پیپر ڈسکس کر رہی تھی-

جبکہ اس سے کچھ فاصلے پہ وہ تینوں کھڑے تھے-

ریان فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا-

"اوئے جاجاکے بات کر" جنید ھاد کو آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے بولا-

"یہاں؟" ھاد نے حیرانی سے بھنویں اچکاتے اسے دیکھا- "نہیں میری جان! میں کرتا ہوں کسی فائیو سٹار ہوٹل کا انتظام.... اندھے تو اور کہاں کرے گا!" آخری الفاظ اسنے کھا جانے والے انداز میں کہے- "نہیں یہاں نہیں... کہیں اور" ھاد سنجیدگی سے سامنے بیٹھی ندا کے ساتھ باتوں میں مشغول ایشال کو دیکھتا بولا- اگر ھاد نے اسکے چہرے پر کسی طرح کے بھی تلخ تاثرات کھوجنے کی کوشش کی تھی تو وہ کوشش ناکام گئی تھی-

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" ریان فون کان سے ہٹا کر جیب میں رکھتے ہوئے ان کی طرف دیکھتا بولا-

"ایسا کر تو اسے لے کر کہیں چلا جا اتنی دیر تک میں اسکے دماغ میں کچھ ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہوں" جنید دونوں ہاتھ اٹھاتے کسی ماہر کی طرح مشورہ دیتے ہوئے بولا-

ھاد اسکی بات پہ سر ہلاتا ایشال کی جانب چل دیا-

"اے یہ ادھر کیوں جا رہا ہے" ریان سوالیہ نظروں سے جنید کو گھورتا بولا-

"ابے تو میرے ساتھ کینٹین چل, وہاں پہ تجھے کھاتے کھاتے ساری بات بتاؤنگا" جنید اسکی گردن میں اپنا بایاں بازو ڈالتے ہوئے بولا-

"موٹے پھٹ جائے گا تو کھا کھا کے- پھر ایک دن ہم تیرا پیٹ ٹمن آباد سے, تیرے بازو حیدرآباد سے, تیری ٹانگیں لاہور سے اور تیرا منہ کراچی سے برآمد کروائیں گے" ریان اسکے پیٹ پہ چپت مارتے ہوئے بولا-

"زیادہ باتیں نا کر شیخ چلی!"

وہ دونوں اب کینٹین کی طرف جا رہے تھے-

"ایشال تم فری ہو؟"

ایشال نے آواز سے چونک کر اپنا سر اوپر اٹھایا تو سامنے ھاد کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے بوکھلا گئی تھی- کل رات کے انکشاف کے بعد وہ اس سے نظریں ملانے کے قابل

بھی نہیں رہی تھی,اسے لگا تھا کہ اگر وہ اسکی آنکھوں میں جھانکے گا تو ان میں خود کے لیے محبت با آسانی دیکھ لے گا-

"ہاں.... کیا؟" بوکھلاہٹ میں اسکے منہ سے یہی الفاظ نکلے تھے-

"کچھ بات کرنی ہے تم سے, باہر چلتے ہیں

"!if you don't mind

ھادنے اسے پیشکش کی-ندانے آنکھیں سکیڑتے ہوئے حیرانی سے واہوئے ایشال کے منہ کو دیکھا-

جب اسنے کوئی جواب نا دیا تو ھادنے آنکھیں اچکاتے ہوئے اسکی طرف دیکھا-

"ہاں... چلو! ندا میں..." ایشال کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے بولی-

"ہاں میں گھر چلی جائونگی اور ہاں گھر پہنچ کر تم مجھے کال ضرور کرنا" ندا نے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے اس سے کہا اور یہی وہ لمحہ تھا جب ایشال کو بوکھلاہٹ میں پسینے آنے لگے تھے-وہ ندا کے ارادے اچھے سے جان گئ تھی-

ندا وہاں سے جاچکی تھی-

ھاد اور ایشال یونیورسٹی سے باہر آ گئے تھے-

"تو کیا بات کرنی تھی تمہیں" ایشال نے نظریں سڑک کے فٹ پاتھ پہ گاڑھے پوچھا-

وہ دونوں ہمیشہ کی طرح قدم سے قدم ملا کر چل رہے تھے-

"ایکسکیوز کرنا چاہتا تھا تم سے" ھاد نے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا-

"کیسا ایکسکیوز" ایشال نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا,ایک لمحے کے لیے ان دونوں کی نظریں ملی,منظر تھم گیا تھا,وقت رک گیا تھا,کائنات کی ہر شے منجمند ہو گئی تھی اور.....اور پھر تیزی سے ایشال نے اپنی نظریں پھیری تھیں,سب کچھ پھر سے حرکت میں آ گیا تھا-

"کل جو کچھ ہوا...."

"کوئی بات نہیں,تم قصوروار نہیں تھے-" ایشال ھاد کی بات کاٹتے ہوئے بولی-جبکہ اسکے دل کی دھڑکن اب تک شور کر رہی تھی-

"لیکن پتہ نہیں کیوں میں گلٹی فیل کر رہا ہوں"

وہ دونوں چلتے چلتے بہت آگے آ گئے تھے-ان کے دائیں طرف بہت سے دکانیں تھیں-

"ویسے اگر تم اپنا گلٹ دور کرنا چاہتے ہو تو یو کین آفر می سمتھنگ!" ایشال نے اپنے قدم روکتے مسکراتے ہوئے کہا-

ھاد کے بھی قدم رک گئے-

"کیا!" ھادنے اپنا سر ہلاتے ہوئے استفسار کیا-

"پھول!..... تمہیں پتہ ہے کہ پھول ہمارے گرد خوشگوار احساس کا حصار باندھتے ہیں-امید ہے ایسا کرنے سے تم بھی اچھا محسوس کروگے-" ایشال نے کہا-

ھاد مسکرا دیا تھا,اس وقت وہ ایک فلاور شاپ کے پاس ہی کھڑے تھے-ھادنے بے اختیار اپنا سر جھٹکا تھا-اگر ھاد سیر تھا تو وہ لڑکی سوا سیر تھی-ہر بات کا حل اسکے پاس موجود ہوتا تھا-ھاد داد دیے بنا نہیں رہ سکا تھا-

دکان میں جانے کے بعد ھادنے دکاندار سے گلابی رنگ کے گلابوں کا ایک گلدستہ خریدا اور مسکراتے ہوئے باہر کھڑی ایشال کی طرف بڑھ گیا-

"take it"!

ھادنے پھول اسکی طرف بڑھائے,ایشال کے چہرے پہ بکھری مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوگئی تھی,اور یہ بات ھادنے بھی نوٹ کی تھی-

"کیا ہوا!" ھادنے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا-

"وہ مجھے سفید گلاب پسند ہیں-" ایشال نے اپنی نظریں دکان کے شیشے کے پار نظر آنے والے سفید گلاب کے پھولوں پہ مرکوز کیں-

ھادنے مڑ کر اسکی نظروں کا تعاقب کیا-

"ناٹ آ بگ ڈیل! میں وہ لے آتا ہوں-" ھادا بھی پلٹا ہی تھا جب ایشال بولی-

"نہیں رہنے دو اگلی بار سہی! ابھی کے لیے یہی ٹھیک ہیں-" ایشال نے اسکے ہاتھوں سے گلدستہ لیتے ہوئے کہا-

یہ منظر کسی اور کی آنکھوں میں بھی مقید ہوا تھا- وہ آنکھیں ناگواری سے پھیل گئ تھیں-

"ویسے تم بہت عجیب ہو" اب وہ دونوں واپس یونیورسٹی کی طرف جا رہے تھے جب ھاد نے آہستہ آواز میں کہا-

"وہ کیوں" ایشال نے مسکراتے ہوئے پوچھا-

"جہاں لڑکیاں لال گلابی پھولوں پہ مرتی ہیں تم سفید پھولوں کی دیوانی ہو-" ھاد نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا-

"ایک اور مزے کی بات بتائوں؟"

ھاد نے ایشال کے سوال پہ سر ہلایا-

"مجھے ناسیاہ رنگ بھی بہت پسند ہے, میں چاہتی ہوں کہ میرے گھر میں ہر جگہ سیاہ رنگ ہو- میں نے اپنے کمرے میں کروانا چاہا تھا مگر ماما نے منع کر دیا, کہتی یوں لگے گا جیسے میں اندھی ہو گئ ہوں-" اپنی بات کے اختتام پر وہ خود ہی ہنس دی تھی-

"ٹھیک کہتی ہیں" ھادنے آمنہ بیگم کی تائید کی-

وہ لوگ اب یونیورسٹی کے اندر جا رہے تھے-

☆☆☆☆☆

کاشان ساری رات ایشال کی طرف سے سوری کے ایک ٹیکسٹ کا انتظار کرتا رہا تھا-

مگر جلد ہی اس پر واضح ہو گیا تھا کہ یہ محض اسکی خوش فہمی ہی تھی-

"مجھے خود ہی اس سے بات کرنی چاہیے" یہ سوچتے ہوئے اسنے ارادہ کیا کہ وہ صبح اسکے گھر جا کر اسے منا لے گا-

جب صبح وہ گھر پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ ایشال گھر پر نہیں تھی,یونیورسٹی گئ تھی-

وہ پہلی مرتبہ اس سے ناراض ہوئ تھی-کاشان اسے ہر حال میں منانا چاہتا تھا-

اس لیے اس نے سیدھا یونیورسٹی جا کر اسے منانے کا ارادہ کیا-

وہ کار ڈرائیو کرتا سڑک پر ادھر ادھر نگاہ دوڑا رہا تھا جب اسکی نظر ایک منظر دیکھ کر حیرانی سے پھیل گئ-

ایشال کے ساتھ ایک لڑکا کھڑا تھا جو اسے پھولوں کا گلدستہ دے رہا تھا-

ایشال نے مسکراتے ہوئے اس سے کچھ کہا اور وہ گلدستہ اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں میں منتقل کیا-

اب کاشان کی آنکھیں حیرت کے بجائے ناگواری سے سکڑ گئیں تھی- معافی مانگنے کا جو ارادہ اس نے رات سے کر رکھا تھا, ایک پل میں پانی پانی ہو گیا تھا- ماتھے پر بل ڈالے اسنے کار کی سپیڈ بڑھا دی-

☆☆☆☆☆

شام کے سات بج رہے تھے- ایشال اپنے کمرے میں ٹہلتی فون کان سے لگائے ندا سے بات کر رہی تھی-

"اچھا بتاؤ کیا چل رہا ہے" ندا نے پوچھا-

"کیا مطلب کیا چل رہا ہے" ایشال نے شدید حیرت سے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا-

"تمہارے اور ھاد کے درمیان" ندا نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے کہا, انداز جتانے والا تھا-

"کیا مطلب.... کچھ بھی تو نہیں- تم کیسی باتیں کر رہی ہو! جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے پاگل عورت" ایشال کا رنگ فق ہوا تھا, چور کی چوری پکڑی گئ تھی-

"اچھا پہلے تو تم دونوں کے درمیان کبھی اتنی فرینکنس نہیں تھی اور اب تو ماشاللہ باہر جایا جارہا ہے" ندا کا اشارہ آج کی طرف تھا- ایشال کے گلے میں گلٹی ابھری-

"دوست ہیں ہم لوگ, اس لیے بس" ایشال نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا- اسکے ماتھے پر پسینے کی ہلکی ہلکی بوندیں نمایاں ہوئ تھیں-

"اور یہ دوستی کب سے ہوئ؟" ندا نے مزید سوال داغا-

"کچھ دن پہلے ہی, تم مجھسے ایسے سوال کیوں کررہی ہو, مجھے نروس کررہی ہو تم ندا!" ایشال کے لہجے میں احتجاج تھا- جسے ندا نے صاف نظر انداز کیا تھا-

"اچھا بس دوستی ہی ہے نا؟" ندا نے شرارت سے رازدارانہ انداز میں پوچھا-

"بکومت- ریان سے کہہ کر تمہارا دماغ سیٹ کرواتی ہوں میں-" ایشال منہ بسورتے ہوئے بولی-

"ہاہاہا" ندا کا دوسری جانب سے جاندار قہقہہ فون کے سپیکر سے گزرتا ہوا ایشال کے کانوں میں گونجا تھا-

تبھی دروازہ کھلا اور آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوئ-

"ایشال نیچے کاشان آیا ہے, تم اس سے مل لو" آمنہ بیگم نے اسکو فون کان سے لگائے دیکھ کر ہلکی سی آواز میں احتیاط سے کہا-

"اوکے ماما" ایشال نے کہا اور آمنہ بیگم چل دی-

"کیا ہوا" ندا نے پوچھا-

"کچھ نہیں کاشان آیا ہے, تم سے بات بعد میں ہو گی, بائے" ایشال نے اتنا کہتے فون کاٹ دیا-

اسے یاد آیا کہ اسکا کاشان سے جھگڑا ہوا تھا, منانے آیا ہو گا, یہ سوچتے ہوئے ایشال نے سانس خارج کیا-

اور اپنے بال انگلیوں کی مدد سے ٹھیک کرتی نیچے چل دی-

کاشان نیچے ساجد شاہ کے پاس صوفے پر بیٹھا بات کر رہا تھا, اسکے چہرے پر سنجیدگی چھائی تھی-

اسنے قدموں کی آہٹ پہ مڑ کر ایشال کی طرف دیکھا, اور پھر اپنا رخ واپس ساجد کی طرف کر لیا-

ایشال نے محسوس کیا تھا کہ جیسی گرم جوشی وہ پہلے اسکے آنے پہ دکھاتا تھا آج نہیں دکھائی تھی-شاید وہ تھوڑا ناراض ہو گا یہ سوچتے ہوئے اس نے کندھے اچکائے اور آگے بڑھ گئ-

"انکل مجھے اس سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے تو کیا میں....."

New Era Magazine

کاشان نے میں کو لمبا کھینچا-

"ارے ہاں ہاں بیٹا, ہم چلتے ہیں اندر" ساجد شاہ آمنہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولے-

ابھی وہ صوفے سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ کاشان بولا-

"نہیں میں باہر جا کر بات کر لو نگا, ایشال لان میں چلتے ہیں" اسنے ایشال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا-

ایشال سر ہلاتی باہر لان کی طرف چل دی, کاشان بھی اسکے پیچھے چل دیا-

وہ دونوں لان میں آ چکے تھے-سورج پوری طرح غروب ہو چکا تھا-تاریکی اپنے پر پھیلا رہی تھی-

ایشال چپ چاپ لان کے درمیان میں آ کے کھڑی ہو گئ-وہ کاشان کی بات کا انتظار کر رہی تھی-شاید وہ معافی کے لیے الفاظ ڈھونڈھ رہا ہو گا, ایشال نے سوچا-

"آج کہاں گئ تھی تم?" سنجیدگی سے کاشان نے پوچھا-ایشال اسکی بات پر چونک گئ, وہ اس سے کم از کم اس سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی-

"یونیورسٹی ہی گئ تھی اور کہاں گئ تھی" ایشال نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا-

New Era Magazine

"اچھا" کاشان نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سرد آہ خارج کی-ایشال اب ایک پودے کے پتوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھو رہی تھی-

"ہم نے پہلے دن سے یہ طے کیا تھا کہ ہم اپنے تعلق میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولیں گے" کاشان نے جتاتے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا-

ایشال نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا-

"ہاں یاد ہے" ایشال نے سرد مہری سے جواب دیا اور اپنا چہرہ پھیر لیا-

"وہ لڑکا کون تھا" کافی لمحات کے بعد کاشان سیدھا مدعے کی بات پہ آیا-پہلے پہل تو ایشال کو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آیا تھا-

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟ کونسا لڑکا؟" ایشال نے ماتھے پر تیوڑی چڑھاتے پوچھا- جس لہجے میں کاشان بات کر رہا تھا اسے کاشان پہ بے انتہا غصہ آ رہا تھا-

"وہی لڑکا جو تمہیں بیچ سڑک میں پھول دے رہا تھا" کاشان کے لہجے میں تلخی و سختی در آئی تھی-

"what ? are you in your senses"?

ایشال مارے حیرت کے اسکا چہرہ دیکھنے لگی-

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے ایشال"کاشان ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتا اس کے قریب آیا-

"تم کس قدر گھٹیا ذہنیت کے مالک ہو,میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ تم مجھسے ایسے سوالات پوچھو گے "ایشال کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا-ہاں وہ ھاد سے محبت کرتی تھی مگر ھاد اس سے محبت نہیں کرتا تھا وہ یہ بھی جانتی تھی-اور کاشان اس پہ نہیں بلکہ ان دونوں پہ الزام لگا رہا تھا,اور ھاد پر اسکا یوں انگلی اٹھانا ایشال کو طیش دلا گیا تھا-

"سوچا تو میں نے بھی نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ اتنا وقت گزارنے کے بعد کسی اور کے ساتھ افیئر....."

"shut up Kashan! it's enough"

ایشال اسکی بات کاٹتے ہوئے غصے سے بولی تھی,یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس وقت غلطی پر وہ تھی-

"ایشال!تمہارے لیے اتنا کافی ہو گا مگر میرے لیے نہیں ہے-تمہارے مام ڈیڈ کو پتہ ہے یہ سب؟"کاشان اسے ملامت بھری نظروں سے دیکھتا بولا-

"کیا.....اتر آئے نا تم گھٹیا حرکتوں پہ-بلیک میل کر رہے ہو تم مجھے.....تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ہم صرف دوست ہیں,تمہیں جسے بتانا ہے بتاؤ...

“I damn care"

ایشال تیز آواز میں بولتی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی, جبکہ اسکا انداز چیلنجنگ تھا-

"دوستی کی ڈیفینیشن اچھے سے آتی ہے مجھے, اور میں اتنا لبرل تو ہوں ہی کہ تمہیں لڑکوں سے دوستی کی اجازت دے دوں.... پر جو میں نے دیکھا تھا وہ دوسری نہیں کچھ اور ہی تھا" کاشان غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا-

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے کاشان معیز! ہر کسی کا دماغ تمہاری طرح خراب نہیں ہوتا, ایسے گھٹیا الزام تم مجھ پہ لگا بھی کیسے سکتے ہو" ایشال گلہ پھاڑتے ہوئے بولی-

"میں نے تم پر کوئی الزام نہیں لگایا ایشال! اور تم اپنی زبان قابو میں رکھو, یہ کیسے بات کر رہی ہو تم مجھسے" کاشان اسکے سامنے اپنی انگشت شہادت لہراتا ہوا بولا- اسکی سمجھ سے بالاتر تھا کہ ایشال ایسا ردعمل کیوں دے رہی تھی- حالانکہ اسنے بات نہایت نرمی سے شروع کی تھی-

"میں کیسے بات کر رہی ہوں, کیا چاہتے ہو تم ہاں.... تم جو چاہے کہہ دو اور میں.... میں گونگی بن جائوں" وہ غصے سے تلملا اٹھی تھی-

"ایشال میں نے بس تم سے سوال پوچھا ہے" کاشان چیختے ہوئے بولا-

New Era Magazine

ساجد شاہ اور آمنہ بیگم ان کی آوازیں سن کر باہر آ گئے تھے,ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ باہر اتنی سنجیدہ صورتحال تھی-

"کیا ہوا ہے بیٹا؟" آمنہ بیگم نے کاشان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا-

"دماغ خراب ہو گیا ہے ان صاحب کا,ایک عدد منگنی کیا ہو گئی مجھے اپنی ملکیت سمجھنے لگے ہیں" ایشال سخت لہجے میں کاشان کو گھورتی ہوئی بولی-

"ایشال یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم" ساجد شاہ رعب دار لہجے میں ایشال سے مخاطب ہوئے-ایشال ایک ٹھنڈے مزاج کی لڑکی تھی,اسے ایسے بات کرتا دیکھ کر ساجد اور آمنہ حیران رہ گئے تھے-

"میں تمہیں اپنی ملکیت نہیں سمجھ رہا بس ایک سوال پوچھا تھا اور تم ہو کہ بات کا بتنگڑ بنا رہی ہو" کاشان بھی اسی لہجے میں بولا تھا-

"دیکھو بیٹا,غصے سے کوئی بھی معاملہ حل نہیں ہوتا,تم لوگوں کو جو بات کرنی ہے آرام سے بیٹھ کر کرو ایسے معاملات بنتے نہیں بگڑتے ہیں-" ساجد شاہ ان دونوں سے نرمی سے مخاطب ہوئے-

"بابا مجھے کوئی معاملہ حل نہیں کرنا,جو ابھی سے ایسی حرکتیں کر رہا ہے شادی کے بعد تو میرا جینا محال کر دے گا,بات بات پہ مجھ سے انکوائیری کرے گا,کہاں گئی تھی

,کیوں گئ تھی,وہ کون تھا,یہ کون تھا.....مجھے اس سے کوئ تعلق نہیں رکھنا,نہیں رکھنی مجھے

اس سے منگنی!"ایشال نے وہاں موجود لوگوں پر بم پھوڑا- آمنہ بیگم کا منہ تو حیرت کے مارے کھلا کا کھلا ہی رہ گیا-

"ایشال تم ہوش میں تو ہو,کیا کہہ رہی ہو" آمنہ بیگم نے اس سے اونچی آواز میں پوچھا-

"جی بلکل!اب ہی تو ہوش میں آئ ہوں,یہ جو ایک سال سے میرے سامنے ایکٹنگ کر رہا تھانا...اس ڈرامے کا اینڈ ہو گیا ہے-"ایشال حقارت بھری نظروں سے کاشان کو دیکھ رہی تھی-

وہ بھی مرد تھا,کیسے سن لیتا اسکی وہ بھی تب جب وہ بلکل درست تھا اور مخالف عورت غلطی پر تھی-اتنی تذلیل انا نے تو گوارہ نا کی-

"مجھے بھی کوئ شوق نہیں ہے تم سے کوئ بھی,کسی بھی طرح کا تعلق رکھنے کا,یہ رہی انگوٹھی......خداحافظ!"کاشان نے اپنی انگلی سے ایک چھلے نما انگوٹھی اتار کر اسکے سامنے لہرائ اور پھر اسے زمین پر پھینکتا وہ وہاں رکا نہیں تھا بلکہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا وہاں سے نکل گیا-

ایشال گھاس پر گری اس انگوٹھی کو دیکھنے لگی اور ضبط سے اس نے آنکھیں مینچ لی-

دکھ تو ہوا تھا مگر یہ دکھ اتنا شدید نہیں تھا جتنا کسی اور حالات میں منگنی ٹوٹنے پر ہوتا-

دل میں ہلکی ہلکی خوشی کی لہر بھی اٹھی تھی, آخر کو وہ حاد سیال سے محبت کرتی تھی

کاشان سے شادی نہیں کر سکتی تھی, اس منگنی کو تو ٹوٹنا ہی تھا چاہے آج یا پھر کبھی.....

اب خدا نے وسیلہ بنا دیا تھا تو ایشال نے اس موقع کا پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا-

"ہمیں بتائو گی کہ یہ سب کیا تھا؟" آمنہ بیگم ساجد شاہ کے ہمراہ لائونج میں اپنے

سامنے بیٹھی ایشال سے پوچھ رہی تھیں جو سر جھکائے ایک دوسرے میں پیوست اپنے

ہاتھوں کو گھور رہی تھی-

"سب کچھ تو آپکے سامنے تھا, میرا بتانا ضروری تو نہیں" ایشال نے ہنوز سر جھکائے

مدھم آواز میں کہا-

"واٹ دا ہیل! تم کب سے اتنی بد تمیز ہوئی ہو جو اتنا چیخنا چلانا تمہارے لیے نارمل ہو

گیا ہے-" آمنہ بیگم غصے سے بلند آواز میں بولی تھیں-

"مما.... آپی شرمندہ ہیں" پیچھے کھڑے احمد نے اسکے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر

ہمدردی سے کہا-

"تم اپنا منہ بند رکھو اور اوپر جا کر سو جائو" آمنہ بیگم نے دوٹوک لہجے میں کہا اور احمد انکے حکم پہ عمل درآمد کرتا وہاں سے چل دیا۔

"بیٹا کیا ہوا ہے تم دونوں کے درمیان... بتائو کیوں یہ معاملہ اتنا سنگین ہو گیا ہے؟" ساجد شاہ نے ایشال کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"یہ آپ اس سے پوچھ لیجیے گا" ایشال نے خفگی سے انہیں جواب دیا۔

"میری بیٹی تم ہو, وہ نہیں" ساجد نے اب کی بار ذرا سخت لہجے میں اس سے کہا۔

ایشال لاجواب ہو گئی تھی۔ پہلی بار ساجد اس سے سخت لہجے میں بات کر رہے تھے۔

"بتائو" آمنہ بیگم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

"وہ مجھ پر گھٹیا الزام لگا رہا تھا بابا, کہہ رہا تھا کہ میرا کسی لڑکے کے ساتھ افیئر ہے, میں کیسے اسکے ساتھ کوئی بھی رشتہ قائم کر سکتی ہوں؟" ایشال نے پہلی مرتبہ انکی طرف ان سب کے دوران سر اٹھا کر دیکھا تھا۔

"کس لڑکے کی بات کر رہا تھا وہ؟" ساجد شاہ نے اس سے پوچھا۔ ایشال تو سٹپٹا ہی گئی تھی, اسے لگا تھا کہ ساجد شاہ اس سے ہمدردی کریں گے اور کاشان کو برا بھلا کہیں گے مگر....

"جی!" ایشال نے ناسمجھی و بے یقینی کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے کہا۔

"میں نے پوچھا کون تھا وہ لڑکا جس کے بارے میں کاشان بات کر رہا تھا؟" ساجد شاہ کا لہجہ چٹان کی مانند سخت تھا-

"بابا ایسا کچھ نہیں ہے- آپ بھی مجھ پر شک کر رہے ہیں, میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں"

ایشال روہانسی ہو گئ تھی- اسے ساجد شاہ سے اسکی امید بلکل بھی نہیں تھی-

"ایشال میں نے تم پر شک نہیں کیا, یہی بات کاشان کہہ رہا تھا کہ اسنے تم پر الزام نہیں لگایا تھا بس سوال پوچھا تھا, جیسے میں پوچھ رہا ہوں! تم اتنا ایکسٹریم ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو!" ساجد شاہ کے لہجے میں تفتیش واضح تھی, اور کیوں نا ہوتی, پہلی بار وہ ایشال کا اتنا شدید ردعمل دیکھ رہے تھے-

"بابا! وہ.... ھاد تھا, کلاس میٹ ہے ندا بھی جانتی ہے اسے" ایشال نے معصومیت چہرے پر سجائے جواب دیا-

"کون ھاد؟" ساجد شاہ نے اسکی باقی بات کو نظر انداز کر کے پوچھا-

"ھاد سیال, اسکے بابا بھی بزنس میں ہیں, قادر سیال!" ایشال نے انہیں تفصیل بتائی-

"واٹ قادر سیال کا بیٹا ھاد سیال!....." انہوں نے حیرانی سے آنکھیں پھاڑتے پوچھا-

"جی بابا" ایشال نے بے یقینی سے انہیں دیکھا جنکے چہرے پر حیرت تھی یا شاید ناگواری! ایشال سمجھ نہیں سکی تھی-

"اسکے باپ کا کریکٹر اتنا چیپ ہے تو بیٹے کا کیا حال ہو گا. نو ونڈر! کیوں کاشان اس معاملے پر اتنا سنجیدہ ہوا تھا" انہوں نے تنفر سے اپنا سر جھٹکا-

"بابا وہ ویسا نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں اور کاشان کو تو پتہ بھی نہیں ہے کہ میں ھادی کے ساتھ تھی وہ تو اسے جانتا بھی نہیں ہے-" ایشال کو صدمہ پہنچا تھا اپنے باپ کے منہ سے ھادی کے لیے ایسے الفاظ سن کر-

"تمہیں لوگوں کی پہچان نہیں ہے-" ساجد شاہ نے دوٹوک لہجے میں کہا-

"مجھے ہے, آپ ہی کہتے تھے کہ میں چہرے پڑھ لیتی ہوں-" ایشال نے مزاحمت کی تھی-

"میں تو یہ بھی کہتا تھا کہ میری بیٹی ایسا کوئی کام نہیں کرے گی جس سے اسکے ماں باپ شرمندہ ہوں-" ساجد شاہ نے اسے لاجواب کر دیا تھا-ایشال کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے-اپنے باپ کے منہ سے وہ اپنے لیے یہ سب کسی بھی صورت میں نہیں سن سکتی تھی-

ایشال جواب نہیں دے سکی تھی-وہ چپ چاپ اوپر آ گئی تھی-

اپنے کمرے میں آ کر دھڑام سے دروازہ بند کیا اور بیڈ پر اوندھے منہ گرنے کے سے انداز میں لیٹ گئی-

ساجد شاہ نے آج پہلی بار اس سے اس لہجے میں بات کی تھی, اسکے گھر والے اس سے ناراض تھے - وہ لوگ ھادسیال کو برا بھلا کہہ رہے تھے اور یہ سب صرف اور صرف کاشان کی وجہ سے ہوا تھا, اسکے دل میں کاشان کے لیے غصے نے نفرت کی صورت لے لی تھی۔

وہ ساری رات کاشان کو کوستی رہی تھی۔

صبح پیپر نہیں تھا اس لیے وہ یونیورسٹی بھی نہیں گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine